حضرت شاہ عبدالقادر رائیپوری اور احرار

جماعت احرار کا نام آفتاب نصف النہار کی طرح تاریخ انسانی میں درخشاں اور تابندہ رہے گا۔ کیونکہ احرار نے مخلصانہ مردانہ ہمت سے ملک کو آزادی اور برطانوی سامراج سے نجات دلانے کیلئے جو بے مثل قربانیاں کی ہیں۔ وہ ملک کی بڑی سے بڑی جماعت نے نہیں کیں۔ نہ تختہ دار کی پروا کی اور نہ قید و بند کی، بلکہ قید و بند تو اس جماعت کا مشغلہ تھا۔ دین کی محبت اور ملک کا استخلاص ان کی فطرت میں خالق کون و مکاں نے ودیعت کیا ہوا تھا۔ ہنستے مسکراتے فرنگی کے دور میں جیل خانوں میں رہنا یہ اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔ اور عقبیٰ کے لئے نجات، بقول میرے روحانی پیشوا حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے:

ایک دن لاہور میں ان کی صحبت میں موجود تھا کہ ضیغم احرار، بطل حریت، پیکر شجاعت جناب شیخ حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے کچھ جماعتی احباب حضرت موصوف کی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ تو حضرت اپنی نشست سے ان کے استقبال اور ملاقات کیلئے کھڑے ہو گئے اور معانقہ سے مشرف فرماتے ہوئے اپنے حلقہ کے موجودہ احباب کو ارشاد فرمایا کہ:

"آپ حیران ہوں گے کہ میرے ہاں بڑے سے بڑا بزرگ یا جو سیاسی آدمی آئے تو میں ان کا اسطرح استقبال نہیں کرتا۔ میں ان لوگوں کیلئے مجبور ہوں کہ انتہائی عزت و احترام سے پیش آؤں۔ کیونکہ موجودہ وقت میں یہ لوگ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔

صحابہ عظامؓ جان و مال ------ دین کی بقاء کیلئے پیش کر دیتے تھے اور یہ لوگ بھی بے دریغ برطانوی سامراج کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں، نہ پھانسی کے تختے کا خوف نہ قید و بند کا ڈر، نہ اہل و عیال کی فکر، تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ یہ کام کرتے ہوئے قلبی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر سبقت حاصل کرنے میں کوشاں ہیں اور

والسابقون الاولون---- الخ

کی آیت کے اس دور میں مصداق بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے ان کی بے مثال اور لازوال قربانیوں کے سامنے شرمندگی ہوتی ہے کہ جو کام مجھے اور وقت کے پیشوا اور خلفاء کو کرنا چاہئیے تھا وہ کام یہ لوگ کر رہے ہیں۔"

مولانا عبدالرحمن میانوی

(۸ جنوری ۱۹۷۰ء) (منقول پندرہ روزہ "الاحرار" لاہور ص ۷-۸- ۱۵ فروری ۱۹۷۰)